98409-کم ازکم کفن کی مقدار

سوال

مرد یا عورت کی تکفین کیلئے کم ازکم کفن کی کیا مقدار ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلے سوال نمبر : (98308) اور (98189) میں گزر چکا ہے کہ مرد کیلئے تین کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا افضل ہے ۔

دوم :

جبکہ میت کو کفن دینے کیلئے کم ازکم کفن کی مقدار جس سے تکفین کا فریضہ ادا ہوجائے وہ یہ ہے کہ ایک اتنا بڑا کپڑا ہو جس سے سارا جسم ڈھکا جا سکے ، یہ موقف ابو حنیفہ ، احمد کا ہے ، جبکہ امام مالک کی دو میں سے ایک روایت اسی کے موافق ہے ۔
دیکھیں : "حاشیہ ابن عابدین" (3/98) ، "المغنی" (3/386) اور "مواہب الجلیل" (2/266)

انہوں نے اس موقف کیلئے دلیل بخاری : (4047) اور مسلم : (940) کی روایت کو بنایا ہے ، جسے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : "جب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ، تو انکو کفن دینے کیلئے صرف ایک چادر تھی ، جب ہم انکا سر ڈھکتے تو پاؤں باہر ہوجاتے ، اور جب پاؤں ڈھکتے تو سر ننگا ہوجاتا" تو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (چادر سے انکا سر ڈھک دو ، اور پاؤں پر "اذخر" بوٹی ڈال دو)

زیلعی کہتے ہیں کہ : "یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میت کی صرف شرمگاہ ڈھانپنا کافی نہیں ہوگا" انتہی
"حاشیہ ابن عابدین" (3/98)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اور اگر میت کو مکمل طور پر ڈھک دینے والے لفافے میں کفن دیا جائے تو یہ مرد و عورت کیلئے یکساں طور پر جائز ہے ، اس معاملے میں وسعت ہے"
"مجموع فتاوی ابن باز" (13/127)

اور شیخ بسام "توضیح الأحکام" (2/39) میں کہتے ہیں کہ : "میت [کے کفن] کیلئے مطلقاً طور پر یہ واجب ہے کہ ایک اتنا بڑا کپڑا ہو جس سے سارا بدن ڈھک جائے ، چاہے میت چھوٹی ہو یا بڑی ، مرد ہو یا عورت"

اور شافعی مذہب یہ ہے کہ : "کم ازکم کفن کی مقدار یہ ہے کہ جس سے شرمگاہ ڈھکی جا سکے ، جبکہ عورت کیلئے ہتھیلیوں اور چہرے کے علاوہ سارے جسم کو ڈھکنے والا کپڑا کم ازکم کفن ہے ، مالکی فقہائے کرام کے ہاں یہی دوسرا قول ہے"
دیکھیں : "المجموع" (5/162) ، "مواہب الجلیل" (2/266)

اوراِنہوں نے بھی حدیث مصعب کو دلیل بنایا ہے۔

چنانچہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اگر پورے بدن کو ڈھانپنا لازمی ہوتا تو انکے ترکے یعنی اسلحہ وغیرہ کے بدلے میں کفن خریدتے، اوراگر ترکے کا مال نہ ہو تو مسلمانوں کے بیت المال سے کرتے، اوراگر بیت المال بھی نہ ہو تو مسلمان اپنی طرف سے بندوبست کرتے"
"المجموع"(5/150-151)

امام نووی کی اس بات کا جواب یوں دیا جاسکتا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کے پاس کوئی ایسی چیز تھی ہی نہیں جن میں شہدائے احد کو دفنایا جاتا، بلکہ [صورت حال یہ تھی کہ] دو شہداء کو ایک کپڑے میں دفنایا جاتا تھا، جیسے کہ بخاری : (1343) میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو، دو افراد کو ایک ہی کفن میں جمع فرماتے، اور پھر پوچھتے : (ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے؟) توجب ان دونوں میں سے کسی کے بارے میں اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں پہلے داخل فرماتے"
توایسی حالت میں کفن کہاں سے خریدتے، کیونکہ انکے پاس شہداء کو کفن دینے کیلئے کچھ تھا ہی نہیں!؟

اوراگر کفن اس سے بھی کم مقدار میں ہو، اوراسکے علاوہ کوئی چیز نہ ہو جس سے میت کو ڈھانپا جا سکے تو پھر سر سے نیچے جہاں تک کفن پہنچے ڈھک دیا جائے گا، اور بقیہ جسم پر اذخر، یا کوئی اور گھاس پھوس ڈال دیا جائے گا، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کے متعلق فرمایا تھا : (کفن سے انکا سر ڈھک دو، اور قدموں پر اذخر ڈال دو) متفق علیہ

شیخ ابن عثیمین "الشرح الممتع"(5/225) میں فرماتے ہیں :
"اس بات کی دلیل کہ کفن دیتے ہوئے میت کے مکمل جسم کو ڈھانپنا واجب ہے، یہ ہے کہ : جن صحابہ کرام کیلئے کفن کے کپڑے کم تھے انکے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر سے تکفین شروع کرنے کا حکم دیا، کہ سر کو ڈھک دیں، اور قدموں پر اذخر ڈال دیں" اذخر : [گھاس پھوس کی طرح ایک پودا ہے جو اہل حجاز] کے ہاں معروف ہے۔
اوراگر کوئی چیز بھی دستیاب نہ ہو، مثلاً : آگ میں جلنے کی وجہ سے اسکے کپڑے تک جل جائیں، اوراسکے علاوہ کوئی کپڑا بھی میسر نہ ہو توایسی میت پر گھاس وغیرہ ڈال کر اسے کسی چیز سے باندھ دیا جائے، اوراگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اسے ویسے ہی دفن کر دیا جائے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی : (فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ) اپنی استطاعت کے مطابق اللہ [کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے] ڈرو۔ [التغابن : 16]" انتہی

واللہ اعلم.